SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 16, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty six minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذکروا نعمة اللّٰه علیکم ومیثاقه الذی و اثقکم به اذ قلتم سمعنا
واطعنا واتقوا اللّٰه ان الله علیم بذات الصدورO یایهالذین آمنوا
کونوا قوامین للّٰه شهدآء بالقسط ولا یجرمنکم شنئان قوم علی
الا تعدلو اعدلوا هوا اقرب للتقوی واتقواللّٰه ان اللّٰه خبیر بما
تعملونO وعدالله الذین امنوا وعملوا الصلحت لهم مغفرة
واجر عظیمO

(المائدہ: ۷ - ۹)

ترجمہ :

اور اللہ نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو اور اس عہد کو بھی جس کا تم سے قول لیا تھا۔ یعنی جب تم نے کہا تھا ہم نے اللہ کا حکم سن لیا اور قبول کیا اور اللہ سے ڈرو کچھ شک نہیں کہ اللہ دلوں کی بات تک سے واقف ہے۔

اے ایمان والو! اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 16, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty six minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذکروا نعمة اللہ علیکم ومیثاقه الذی و اثقکم به اذ قلتم سمعنا واطعنا واتقوا اللہ ان اللہ علیم بذات الصدورo یایھاالذین آمنوا کونوا قوامین للہ شھداآء بالقسط ولا یجرمنکم شنئان قوم علی الا تعدلو اعدلوا ھوا اقرب للتقوی واتقواللہ ان اللہ خبیر بما تعملونo وعداللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لھم مغفرة واجر عظیمo

(المائدہ: ۷ - ۹)

ترجمہ :

اور اللہ نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو اور اس عہد کو بھی جس کا تم سے قول لیا تھا۔ یعنی جب تم نے کہا تھا ہم نے اللہ کا حکم سن لیا اور قبول کیا اور اللہ سےڈرو کچھ شک نہیں کہ اللہ دلوں کی بات تک سے واقف ہے۔

اے ایمان والو! اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور اجرعظیم ہے۔

Mr. Chairman: Malik Muhammad Qasim Sahib.

OBITUARY

Malik Muhammad Qasim: This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of Senator Syed Barkat Ahmed.

The Late Syed Barkat Ahmad joined Government service in 1943 in India and continued his service in the Ministry of Food and Agriculture in Pakistan. He also served as Pakistan's Resident Representative to FAO, Agricultural Attache in Washington (USA) and also as Agricultural Counsellor in the Pakistan Embassy, Italy. He also served for two years as Member Federal Service Tribunal.

Senator Barkat Ahmad graduated from Government College, Lahore in 1939, obtained a diploma in Food Procurement and Storage from Canada and also qualified Dars-i-Nizami. He was a recognised religious scholar and heir to a famous sufi family of Punjab.

The late Senator started his political career in 1980. He was elected as President of J.U.P., Punjab, in August, 1990. Senator Syed Barkat Ahmad served as Minister for Zakat and Cooperatives in the Provincial Cabinet of Punjab. He was elected to the Senate in March, 1991 for a six year term.

We pray to Almighty Allah to shower His blessings and rest his soul in peace and grant courage to the bereaved family to bear this irreparable loss with fortitude.

A copy of this resolution may be sent to the bereaved family and today's sitting of the Senate may be adjourned in memory of the late Senator.

Mr. Chairman: Raja Zafar-ul-Haq, do you want to say some......

راجہ محمد ظفرالحق۔جناب چیئرمین۔ میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں ۔ پیر سید برکات احمد صاحب ایک انتہائی مذہبی اور روحانی گھرانے سےتعلق رکھتے تھے ۔ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں ان کے لاکھوں مرید موجود تھے ۔ اس کے باوجود ان میں خاندانی شرافت اور عجز و انکسار اس قدر تھا کہ ہرشخص ان کی عزت اور احترام کرتا تھا۔ ایسے لوگ جو مجسم شرافت اور دیانتداری سے اپنی زندگی گزار رہے تھے ' ہمارے ملک میں بڑیغنیمت تھے ۔ یہ عجیب واقعہ ہے کہ آج صبح جب میں تعزیت کے لئے ان کے گھر گیایہاں اسلام آباد میں تو ان کے تمام اہل خاندان نے مجھے بتایا کہ کئی دن پہلے سے ان کے ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے تھے ۔ آج بھی ان کا بورڈ بیٹھنا تھا۔ کہ شاید علاج کے لئے انہیں باہر جانا پڑے۔ لیکن پیر صاحب نے یہ کہا

کہ سولہ تاریخ کو تو میں ہوں گا نہیں ۔موت سے پہلے اس بات کا اظہار اور انتہائی اطمینان کے ساتھ۔ ان کے گھر والے بہت پریشان لیکن وہ خود اطمینان کے ساتھ یہ کہتے تھے۔ اپنی وصیت اور سارا پروگرام جنازے کا، قل کا اور باقی تمام انتظامات کا انہوں نے خود تحریر کر کے دیا تھا۔ کل بھی وہ چل کر سی ایم ایچ گئے اور وہاں جب ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کیا تو وہ بالکل ٹھیک حالت میں تھے اور آج کے لئے جب ڈاکٹروں نے بتایا کہ آج ان کا بورڈ ہوگا تو انہوں نے کہا کہ کل تو میں نہیں ہوں گا ۔ اس لحاظ سے ہمیں انتہائی افسوس ہے کہ ایک بزرگ، ایک بھائی، ایک روحانی شخصیت سے ہم محروم ہوگئے ہیں ۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ پیر سید برکات احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے آستانہ عالیہ جلالپور میں سجادہ نشین تھے۔ ابھی ملک صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ سروس میں بھی نہایت کامیابی سے اپنا کردار ادا کیا ۔ ان سے میرا تقریباً" چالیس سال سے تعلق تھا ۔ جمعیت العلمائے پاکستان میں مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے لئے جدوجہد کی اور ہمیشہ انہوں نے تعمیری پروگرام پیش کیا اور ملک و ملت کی وحدت و استحکام کے لئے باقاعدہ پروگرام دیا۔ ان کے والد ماجد پیرفضل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، نے بھی تحریک پاکستان میں عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے اور خود انہوں نے زمانہ طالب علمی میں مسلم فیڈریشن میں کام کیا اور تحریک پاکستان کو آگے بڑھایا ۔ ان کی موت ایک سانحہ عظیم ہے اور میرے لئے اور میری جماعت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے ۔ اس عظمت اور مقام کے باوجود ان میں تواضع تھی، انکساری تھی، محبت اور اخلاص تھا۔ جس سے ملتے تھے اس کے دل میں اپنا ایک اثر چھوڑ جاتے تھے ۔ ان کی موت ان کے اعزاء کے لئے، اقرباء کے لئے اور خود میری جماعت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور ملک صاحب نے جس انداز میں ان کا تذکرہ کیا ہے، میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں ۔ وہ اپنے پاکیزہ کردار کی بنا پر زندہ جاوید ہیں۔ بقول شاعر

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق ۔
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما ۔
(اس مرحلے پر مرحوم کے لئے دعاءمغفرت کی گئی)۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین ! ہم سب آج گہرے غم و اندوہ کے ساتھ اپنے رخصت ہونے والے بھائی کا ذکر کر رہے ہیں ۔ مجھے بھی ان سے پچھلے دس سال سے مختلف سیاسی پلیٹ فارمز پر ملنے کا موقع ملا۔ ایک حیثیت سے وہ میرے ہمسایہ بھی تھے اور جب سے وہ سینیٹ میں تشریف لائے تھے اس وقت سے تو بار بار ان سے ملنا، ذاتی سطح پر بھی، کمیٹیوں میں بھی اور اس ایوان میں بھی رہا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی شفقت اور ان کی محبت کے بڑے گہرے نقوش ہم سب کے دلوں پر ہیں ۔ جیسا کہ ابھی بتایا گیا ہے وہ تحریک پاکستان کے ایک منجھے ہوئے سپاہی تھے اور جہاں بھی انہوں نے خدمات انجام دیں، خواہ سرکاری ملازمت ہو یا دینی پلیٹ فارم ہو یا سیاسی میدان ہو، دیانت کے ساتھ، اعتماد کے ساتھ، اسلام اور

پاکستان کی محبت بلکہ ان کے عشق میں ڈوب کر انہوں نے بڑا اونچا معیار ہم سب کے سامنے پیش کیا ۔ اور سب سے بڑھ کر میں نے ان کو ہر قسم کی انتہا پسندی، تنگ نظری اور فرقہ واریت سے بہت اونچا پایا ۔ انہوں نے ہمیشہ اتحاد امت کی بات کی ' دین کے غلبے کی بات کی اور اخوت اور محبت سے اس ملک کے سب طبقات کو جوڑنے کی بات کی۔ ان کی یہ باتیں ہمارے لئے رہنما چراغ رہیں گی ۔ میں اللہ تعالے سے دعا کرتا ہوں کہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کی نیک خدمات کو قبول فرمائے۔ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس ملک کو ان جیسے افراد دے تا کہ یہ ملک ان مقاصد کو حاصل کر سکے جن کے لئے ہم نے اسے قائم کیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جناب حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کل نفس ذائقۃ الموت ۔ صدق اللہ العظیم۔ جناب چیئرمین صاحب آج یقینا" پورا ایوان سوگوار ہے ۔ ظاہر ہے کہ ہر ذی روح کو اس دنیا سے جانا ہو گا لیکن کچھ ایسی شخصیات ہیں کہ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتی ہیں تو پورا عالم یقینا" سوگوار ہوتا ہے اور خصوصا" ایک عالم دین کی موت جو ہے موت العالم الموت العالم۔ ایک عالم دین کی موت جو ہے پورے عالم کی موت کہلاتی ہے ۔ مرحوم سینیٹر برکات احمد صاحب میں ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ شریعت ، طریقت اور سیاست تینوں چیزیں ان میں موجود تھیں اور ان کی شخصیت جدید و قدیم کا ایک حسین امتزاج تھی ۔ موجودہ روایتی سیاست میں جس طرح انھوں نے پاکدامنی ، دیانت اور تقویٰ کے ساتھ حصہ لیا ' وہ ہمارے لئے نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسے مد نظر رکھتے ہوئے ہم اپنے لئے بھی سیاست کی راہیں متعین کر سکتے ہیں۔ مرحوم قومی ، لسانی اور مذہبی تعصبات سے بالا تر رہے اور انہوں نے مجموعی طور پر اس ایوان میں ہر ایک کے ساتھ تعلق رکھا اور تمام ایوان کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔ جو کچھ بھی سینیٹر سید پیر برکات احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا گیا ، مجھے اس سے کامل اتفاق ہے ۔ وہ میرے ساتھ ہی ایوان بالا کےممبر بنے اور جتنا عرصہ بھی ہمارا اور ان کا رابطہ رہا ' میں نے محسوس کیا کہ وہ ہر قسم کے مذہبی تعصبات سے بالاتر تھے اور انہوں نے اپنے ایثار ' اپنے اخلاص سے ایک ایسی اعلیٰ روایت قائم کی ہے کہ جو صرف ان کے ماننے والوں ہی کے لئے نہیں ان کے دوست ' احباب کے لئے بھی ہمیشہ سرمایہ افتخار ہو گی ۔ سینیٹر پیر برکات احمد تحریک پاکستان کے بھی ایک نمایاں کارکن تھے اور Muslim Students Federation میں بھی انہوں نے بڑی نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت فردوس میں جگہ دے ۔ کروٹ کروٹ جنت میں مقام عطا کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں سید برکات احمد شاہ صاحب سینیٹر کی وفات پر تعزیت کے چند کلمات کہوں۔ جناب والا! ان کے سینٹ کا ممبر بننے سے پہلے ہمارا تعارف نہیں تھا لیکن یہاں سینٹ میں، میں نے حقیقتاً انہیں محبت اور انکساری کا مجسمہ پایا۔ وہ بڑے اچھے اور مدلل انداز سے یہاں بات کرتے تھے اور ہمارے سینٹ کےممبران کے ساتھ ان کا تعلق بالکل برادرانہ اور مساویانہ ہوتا تھا۔ چونکہ موت بر حق ہے اور کسی کو اس سے مفر نہیں ہے۔جناب والا! ایک دن ہم نے بھی یہی راستہ اختیار کرنا ہے۔ان کی وفات پر میں ان کیلئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت فردوس میں جگہ دے اور ان کے خاندان اور پسماندگان کو صبرجمیل عطا فرمائے اور ہم سینٹ کے ممبران کو محبت اور انکساری کے راستے پر چلنے کی توفیق دے(آمین)۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب آج ہمارے اس ایوان کے ایک معزز رکن اس دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں اور مجھے تو سید برکات احمد سے قریب سے ملنے اوران کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں ملا ۔اتفاق سے ہم ابھی آئے ہیں سینٹ میں لیکن جو باتیں میں نے حزب اختلاف کے لیڈر اور دوسرے دوستوں سے سنیں،ان سے ان کی شخصیت اور ان کی علمی صلاحیت کا ادراک ہوا اور ایک نیک، بزرگ دانشور کی حیثیت سے انہوں نے جو خدمات انجام دی ہیں اور سب سے بڑھ کر مجھے ان کی زندگی کا جو سب سے نمایاں پہلو نظر آیا وہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام زندگی، باوجود اس کے کہ ان کے لاکھوں مرید تھے، مریدوں کا ایک بہت بڑا کاررواں تھا، انہوں نے خود اپنی محنت اور ایک دانشور کی حیثیت سے اپنی زندگی کے بہترین لمحات خدمت اور محنت میں صرف کئے اور اس طرح سے انہوں نے نہ صرف یہاں اپنے عوام کی ایک دانشور کی حیثیت سے، ایک دیانتدار آفیسر کی حیثیت سے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک سیاستدان کی حیثیت سے بھی خدمت کی اور ایک اچھی مثال قائم کی کہ بزرگ ہوتے ہوئے بھی، لاکھوں مریدوں کے کاررواں کے مالک ہوتے ہوئے بھی انہوں نے محنت اور خدمت کے جذبے کو اپنایا۔ اس معزز ایوان کے ایک رکن کی حیثیت سے اور ایک دیانتدار آفیسر کی حیثیت سے اور ایک بزرگ دینی شخصیت کی حیثیت سے یقیناً ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا ۔ میں اپنی طرف سے ان کے لئے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرجمیل عطا فرمائے (آمین)۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شہزاد گُل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ جناب چیئرمین صاحب! پیر صاحب مرحوم کا تعلق ایک دینی گھرانے سے تھا ۔ وہ ایک نہایت ہی مخلص، نیک اورمتقی انسان تھے ۔ گزشتہ تین سال سے وہ ہمارے ساتھ سینٹ میں شریک رہے ۔ اگرچہ وہ بہت کم گو اورسنجیدہ شخصیت کے مالک تھے لیکن جب بھی انہوں نے کسی مسئلے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تو وہ ان کے علم، فراست اور دانش کا مظہر ہوتا تھا ۔ میرے ساتھ تو ان کا تعلق یہ بھی تھا کہ وہ میرے ساتھ ایک Standing

Committee میں بھی ممبر تھے اور جب بھی ہم Standing Committee کی میٹنگ میں شریک ہوتے تھے تو وہ بہت نرم لہجے میں اور بہت خاموشی سے، آہستگی سے جب بھی باتیں کرتے تھے تو ان کی گفتگو سنجیدگی اور متانت کا مظہر ہوتی تھی۔

جناب والا! میں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے پیر صاحب کی رحلت پر اس اندوہناک غم میں اپنے آپ کو شریک تصور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اعلیٰ اور ارفع مقام عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)۔

جناب چیئرمین۔ جی انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین! موت برحق ہے۔ جو شخص اس دنیا میں آیا اس نے واپس جانا ہے۔ پیر برکات شاہ صاحب سینیٹر نے جو زندگی گزاری اور جس طرح سے انہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں میں کار ہائے نمایاں سر انجام دیئے، وہ یقیناً فراموش نہیں کئے جا سکیں گے۔ آج ہم ان کے لئے سوگوار ہیں۔ وہ ہم میں سے تھے، اسی ہاؤس کے رکن تھے، لیکن آج وہ ہم میں نہیں ہیں۔ لیکن جیسے راجہ صاحب نے فرمایا کہ جانے سے پہلے انہیں کچھ بشارت یا احساس ہو چکا تھا کہ وہ اس دنیا سے جانے والے ہیں۔ یہ نیک آدمیوں کا خاصا ہے اور انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ وہ اس دنیا سے رحلت کرنے والے ہیں۔ چنانچہ انہیں پتہ چلا اور وہ اس دنیا سے رحلت کر گئے۔ لیکن جناب والا جو شخص دنیا سے چلا جاتا ہے اس کی یادیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اس کے کام باقی رہ جاتے ہیں۔ ان پر آئندہ آنے والی نسلیں اگر عمل پیرا ہوں تو ان کی یاد ہمیشہ کے لئے تازہ رہتی ہے۔ وہ ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جس کی نہ صرف اس علاقہ میں، بلکہ پنجاب بھر میں شہرت، عزت اور بے حد احترام ہے اور آج لاکھوں مرید اور بے شمار آدمی ان کے لئے سوگوار ہیں اور ہم لوگ اور ان کے مریدین ان کے لئے جو دعا کر رہے ہیں، مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ قبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ہم نے مغفرت کی دعا کی ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ میاں مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ آج ہم اپنے ساتھی سینیٹر کی رحلت پر سوگوار ہیں اور وہ بات درست ثابت ہو رہی ہے کہ موت اختلافات کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اسی لئے جہاں اس سائیڈ کے افراد اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں وہاں ہمارے دوسرے دوست بھی ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ سینٹ میں آنے سے پہلے بھی میں پیر سید برکات شاہ صاحب سے اچھی طرح واقف تھا اور ان کے حلقے کے قریب تھا۔ کئی مجالس میں ان کے ساتھ شریک رہ چکا ہوں۔ اور میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایک وسیع المشرب، مرنجان مرنج شخصیت کے مالک تھے، کھلے ذہن کے انسان تھے اور ایک اچھے مسلمان تھے۔ اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ سیاست کو عبادت سمجھ کر کرتے تھے اور اس وقت پاکستان کو جس

قسم کے سیاست دانوں کی، جس قسم کے ممبران اسمبلی کی ضرورت ہے وہ اس معیار پر پورا اترتے تھے۔ اس نازک موقع پر جب ملک و ملت بڑے گھمبیر حالات سے گزر رہے ہیں ہمیں ایسے ہی افراد کی ضرورت تھی لیکن قدرت کا قانون اٹل ہے۔ موت اٹل ہے، اس کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ وہ آج ہم میں نہیں ہیں۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے پسماندگان کے ساتھ ہیں۔ ہم ان کے لئے مغفرت اور اس کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب شیخ رفیق صاحب۔

جناب محمد رفیق شیخ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ مرحوم اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ یہاں آکر تو ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن میں جب بھی اسلام آباد یا راولپنڈی آتا، تو ان کے پاس حاضر ہونا میرے لئے ہمیشہ فخر کا باعث ہوتا تھا۔ وہ ایک ایسی شخصیت تھے جو صرف عالم دین ہی نہیں تھے بلکہ دنیاوی علوم میں بھی ان کا ایک اہم مقام تھا لیکن ان کی شخصیت نے اس بات کا اظہار نہیں کیا۔ وہ غیر متعصب تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے بھی وہ ایک راہ ہموار کر گئے ہیں کہ ایک مسلک کا پابند ہونے کے باوجود وہ دنیائے اسلام اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی زندہ مثال تھے۔ میرے پاس الفاظ نہیں، میں ان کا ذکر کر رہا ہوں اور مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے بہت سے واقعات یاد آرہے ہیں، کبھی انہوں نے اپنے علم کی بنا پر فخر کا احساس نہیں دلایا، کبھی انہوں نے اپنی نیکی، پرہیزگاری کا اظہار نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک ایسی شخصیت تھے جو پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ایک مشعل راہ کا کام دے سکتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب احباب جو یہاں جمع ہیں وہ بھی ان کے پسماندگان کے لئے دعا کریں۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین ۔ جی کوئی اور، آپ بھی کچھ فرمانا چاہتے ہیں جی جناب جے سالک صاحب۔

جناب جے سالک ۔سید پیر صاحب کی ناگہانی موت پر اقلیتوں کے لوگ بھی برابر کے شریک ہیں۔ گو میری ان سے ملاقات نہیں رہی، لیکن جیسے کہ میرے دوستوں نے، مہربانوں نے ان کے بارے میں بتایا ہے تو میں اپنی کوتاہی محسوس کر رہا ہوں کہ میں اپنی زندگی میں اتنا closely ا نہیں مل نہ سکا، گو بہت دفعہ سلام دعا ہوئی ہے۔ لیکن ایسے انسانوں کی پاکستان میں بہت ضرورت تھی۔ جیسے کہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ فرقہ واریت کے خلاف تھے، تعصب اور نفرت کے خلاف تھے اور مسلمان ہونا ان کے لئے باعث فخر تھا، پاکستانی ہونا ان کے لئے باعث فخر تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ایسے بزرگ کا اس وقت چلے جانا ہمارے لئے بہت دکھ کا باعث ہے۔ خدا کرے کہ اب جو سیاستدان موجود ہیں، وہ بھی اس spirit کو اپنائیں اور ان راہوں کو اپناتے ہوئے اس پاکستان کی خوشحالی اور تعصب اور نفرت کے خلاف جو اس وقت ملک میں پھیلا ہوا ہے، کام کر سکیں۔ میں ان کے لئے یہی کہہ سکتا ہوں کہ ان کے خاندان کو خداوند تسلی دے۔ آمین، شکریہ

Mr.Chairman: Do you want to give any remarks?

جی راجہ صاحب آپ کچھ فرمانا چاہ رہے تھے۔

STATEMENT RE: DISMANTLING CONSTRUCTION AT THE PREMESIS OF THE EX-PRIME MINISTER AT MID NIGHT

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے اور اس ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ رات تقریباً ۳ بجے لاہور میں سابق وزیراعظم اور حزب اختلاف کے قائد کے گھر پر تقریباً ایک ہزار افراد ۲۵ ٹرکوں میں آئے، اور بلڈوزروں کے ساتھ انہوں نے ان کی چار دیواری، سرونٹ کوارٹر، ٹیلیفون exchange اور ان کے گھر کی جو extensions تھیں وہ ساری گرانی شروع کر دیں، باوجود اس بات کے کہ آج سے تقریبا ۱۵ دن پہلے میاں شہباز شریف صاحب نے یہ بیان دیا تھا کہ سیکورٹی کے لئے جو جنگلے میاں نواز شریف صاحب کے وزیراعظم بننے کے بعد لگائے گئے تھے یا جو بھی انتظام کیا گیا تھا، ان کو وہ مسمار کر سکتے ہیں، وہ اٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود رات کے ۳ بجے جیسے شب خون مارا جاتا ہے، یہ کارروائی کی گئی۔ ٹیلیفون exchange ختم کیا گیا، وہاں سے گارڈ ہٹائی گئی، اور اس کے بعد یہ کارروائی کی گئی۔ حکومت کئی بار یہ کہہ چکی ہے کہ وہ اپوزیشن سے تعاون چاہتی ہے، ماحول کو بہتر بنانا چاہتی ہے، لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ کون سا پیمانہ ہے کسی سے حمایت لینے کا، کسی سے تعاون لینے کا، اور اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ملک کی فضا جو پہلے ہی مکدر ہے اس میں مزید تکدر آئے گا، اشتعال آئے گا، اور اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے، وہ کم ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں---- جی میرا خیال ہے کہ آج تو condolence ریزولیوشن ہے۔

جناب بشیر احمد بلور۔ نہیں اس سلسلے میں تو کچھ بات کرنی پڑے گی۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں اس سلسلے میں آپ باقاعدہ کوئی تحریک دے دیں۔ آج انہوں نے بات کر دی ہے۔ میں وزیر داخلہ سے بات کر کے ------ کیونکہ آج تو condolence ہونی تھی، کل اس پر بات ہو سکتی ہے۔ آپ اس کا کوئی باقاعدہ ریزولیوشن دے دیں، پھر اس پر بات کر لیں گے۔

Mr. Chairman: So, I take it then that this Resolution has the approval of this House. Resolution stands approved.

(Resolution was approved)

جناب چیئرمین۔ تو پھر آپ اس سلسلے میں کوئی باقاعدہ ریزولیوشن وغیرہ دے دیں۔ کیونکہ آج تو ریزولیوشن ہے کہ سیشن ایڈجرن کیا جائے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I think we can go into the details tomorrow, but the only thing I want to say is that two wrongs don't make a third one right. This is what exactly has been happening in this country. What has happened is regrettable but the fact is that it was an encroachment, and that is why the LDA moved and I think, it came in the press many times ago that these encroachments should be removed and if they are not removed, they would be. Because in Pakistan, we can have no one above the law, whether he is a former Prime Minister or he is a Leader of the Opposition. He was given adequate time. He should have removed at his own and not created a regrettable situation that it should have been removed that way. I have no excuse for that. We will ask the Provincial Government as to what motivated her for this because today we will be in the Cabinet meeting. I only want to say at the end of this since he has brought it up, if there was an encroachment, then it had to be removed. They should have done it at their own. Secondly, I will get further details and bring it to the House.

Mr. Chairman: So, the House adjourned to meet again tomorrow at ten of the clock in the morning.

[The House then adjourned to meet agian tomorrow at ten of the clock in the morning on Tuesday, May 17,1994]